



سوال

(626) سالگرہ منانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا سالگرہ یا برتھ ڈے منانا جائز ہے؟ اور کیا ایسے پروگرامز میں شرکت درست ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کتاب و سنت کے شرعی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سالگرہ منانا بدعت ہے، جو دین میں نیا کام ایجاد کر لیا گیا ہے شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور نہ ہی اس طرح کی دعوت قبول کرنی جائز ہے، کیونکہ اس میں شریک ہونا اور دعوت قبول کرنا بدعت کی تائید اور اسے ابھارنے کا باعث ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أم لم شرکاء شرعوا لهم من الدین ما لم یأذن به اللہ۔ (الشوری: 21)

کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثم جعلناک علی شریعة من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذین لا یعلمون۔ انہم لن یغفوا عنک من اللہ شیئاً وإن الظالمین بعضهم أولیاء بعض واللذولی المستقین۔ (الجماعیہ: 18)

(19-

پھر ہم نے آپ کو دین کی راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں، یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے کیونکہ ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ہمیزگاروں کا کارساز ہے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اتبعوا ما أنزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه أولیاء قلیلاً ما تذکرون۔ (الاعراف: 3)



اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اور اللہ کو چھوڑ کر من کھڑت سر پرستوں کی پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم لصیحت پکڑتے ہو۔

اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”من عمل عملاً یلیس علیہ امرنا فمورد“ (مسلم)

جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ونشر الامور محرثا تھا وکل بدنة ضلالة“

سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر راہنمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس موضوع کی متعدد احادیث نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں

پھر ان تقریبات کا بدعت اور برائی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل بھی نہیں ہے، بلکہ یہ تو یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ یہ تقریبات وہی مناتے ہیں

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے طریقہ اور راہ پر چلنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

”التبتعن سنۃ من کان قبلکم حذوا القذۃ بالقدۃ حتی لو دخلوا حجر ضرب لدخلتموه : قالوا یا رسول اللہ : ایسود والنصاری ؟ .. قال : فمن (أخرجہ فی الصحیحین . ومعنی قولہ ”فمن“ آی ہم المعنیون ہذا الکلام وقال صلی اللہ علیہ وسلم : ”من تشبہ بقوم فهو منهم“ (بخاری، مسلم)

”تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی اور اتباع کرو گے بالکل اسی طرح جس طرح جو نادوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ اور بیل میں داخل ہوئے تو تم میں اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے صحابہ کرام رض نے عرض کیا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور کون؟ اور کون؟ کا معنی یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اور کون ہو سکتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے“

[فتاویٰ اسلامیہ: 1/115]

بذما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث



كتاب الصلاة جلد 1